بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان اور قرآن کا باہمی تعلق

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ہدایت کے دلائل اور حق و باطل کے درمیان تمیز کرنے والا ہے۔ (البقرہ: ۱۸۵)

رمضان بڑی عظمتوں والا مہینہ ہے لیکن اس کی عظمت اور فضیلت کا راز کیا ہے؟ عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ رمضان کی فضیلت کا راز روزہ کی عبادت ہے یا قیام لیل، تراویح اور اعتکاف و شب قدر جیسی عظیم عبادتیں ہیں لیکن قرآن کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کی عظمت کا اصل راز قرآن مجید کا نزول ہے۔ اور رمضان کا مہینہ خاص طور پر روزوں کے لیے اس لیے منتخب فرمایا گیا کہ قرآن جن مقاصد کے تحت نازل ہوا ہے ان کے حصول میں روزہ مددگار ثابت ہوتا ہے۔ قرآن مجید کا امتیازی وصف یہ ہے کہ وہ انسانوں کے لیے ہدایت ہے لیکن قرآن ہی کے بیان کے مطابق اس سرچشمہ ہدایت سے ہر شخص سیراب نہیں ہوسکتا۔ کس قسم کے لوگ اس کتاب ہدایت سے فیضیاب ہوسکتے ہیں اس کے بارے میں قرآن خود کہتا ہے کہ

یہ اللہ کی کتاب ہے، اس (کے کتاب الٰہی ہونے) میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے (اللہ سے) ڈرنے والوں کے لیے۔ (البقرۃ: ۲)

یعنی قرآن سے استفادہ کی بنیادی شرط تقویٰ ہے، دوسری طرف قرآن مجید میں روزوں کی فرضیت کا مقصد بتاتے ہوئے کہا گیا۔

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کردیئے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ والے بن جاؤ۔ (البقرۃ: ۱۸۳)

اس طرح رمضان اور قرآن میں بڑی گہری مناسبت پائی جاتی ہے۔ جس مہینہ میں قرآن نازل کیا گیا، اسی مہینہ کو روزے کے لیے منتخب کیا گیا، پھر اسی مہینہ میں قیام لیل، اعتکاف اور دیگر عبادات بھی ضروری ٹھہرائی گئیں تاکہ روزوں اور دیگر اعمال رمضان کے ذریعے بندوں کے اندر "تقویٰ" پیدا ہو، جو قرآن سے استفادہ کی بنیادی شرط ہے۔ گویا نزول قرآن کے مہینے میں ہر سال روزوں اور دیگر عبادات کے ذریعہ بندوں کو قرآن سے استفادہ کرنے کے قابل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یوں تو ہر وقت انسان کے ذہن میں قرآن کی عظمت تازہ رہنی چاہیے لیکن سال بھر میں اگر کوئی مہینہ قرآنی تذکرہ اور قرآن سے اپنے تعلق کا جائزہ لینے کے لیے موزوں ہوسکتا ہے تو وہ رمضان کا مہینہ ہے، جو دراصل قرآن کا مہینہ ہے۔

رمضان کا تعلق قرآن سے ایسا ہی ہے جیسے جسم سے روح کا ہے یعنی رمضان کی روح قرآن ہے۔ رمضان کا مہینہ قرآن کو پڑھنے اور سمجھنے کا ہے، اس لیے اس مہینے میں جس چیز کا سب سے زیادہ اہتمام کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ آپ کا زیادہ سے زیادہ وقت قرآن کی صحبت میں بسر ہو، گویا ایک طرف تو آپ کو یہ معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ قرآن کے ذریعے آپ کو کیا حکم دے رہے ہیں اور دوسری طرف آپ کا دل اور سوچ قرآن کو اس طرح سے جذب کرلے کہ آپ کے اندر اس کے مطابق عمل کرنے کے لیے آمادگی پیدا ہو۔ قیام رمضان یعنی تراویح کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے۔ نماز تراویح کی پابندی سے کم ازکم اتنا ضرور حاصل ہوتا ہے کہ بندہ پورا قرآن ایک بار سن لیتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا (یعنی رات کو تراویح پڑھیں) اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

اللہ کے حضور کھڑے ہوکر اللہ کا کلام سننے کا روحانی فائدہ اپنی جگہ پر بہت قیمتی ہے لیکن عربی زبان نہ جاننے کی وجہ سے ہم اس عبادت سے یہ فائدہ حاصل نہیں کرپاتے کہ قرآن کے پیغام اور مضامین سے واقف ہوجائیں، ان کو ذہن میں تازہ کرلیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اس مقصد کے لیے کچھ زیادہ محنت کریں اور اس سے کچھ زیادہ وقت قرآن کے لیے لگائیں جتنا وقت ہم تراویح میں لگاتے ہیں یعنی روزانہ قرآن کا کچھ حصہ سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کریں۔ روزانہ کتنا حصہ پڑھا جائے اس کا تعین ایک تو تراویح کی صورت میں کیا گیا ہے کہ اتنا پڑھنا چاہیے کہ رمضان کے مہینے میں قرآن مجید کا ایک دورہ مکمل ہوجائے۔ چنانچہ جہاں روز ایک پارہ تراویح میں سنا جائے وہاں اسی دن ایک پارہ ترجمہ سے پڑھ لیا جائے۔ لیکن یہ کام سب کے لیے کرنا مشکل ہوگا۔ لہذا دوسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ رمضان کی پہلی تاریخ سے اس ارادے کے ساتھ قرآن پڑھنا شروع کیا جائے کہ جب اگلا رمضان آئے تو اس وقت تک ایک دفعہ پورا قرآن پڑھا جاچکا ہو۔ اس مقصد کے لیے روزانہ ایک ڈیڑھ رکوع سے زیادہ پڑھنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اگر باقاعدگی سے اتنا کرنا بھی مشکل ہو تو اس رمضان سے کم ازکم تین آیات روزانہ ترجمے کے ساتھ پڑھنا شروع کردی جائیں تو سال میں نہ سہی پانچ چھے سال میں ایک دفعہ پورا قرآن ختم کیا جاسکتا ہے۔ اس کام کا آغاز اسی رمضان سے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی برکت ہمارے شامل حال رہے گی۔ انشاءاللہ

قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ قرآن کو اپنے اندر جذب کیا جائے، اس کے ساتھ اپنے دل اور روح کے تعلق کو گہرا کیا جائے۔ قرآن کا اپنا بیان ہے کہ جب اسکی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو سننے اور پڑھنے والوں کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور نرم پڑجاتے ہیں، ان کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، انکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں ان پر گریہ وزاری طاری ہوجاتی ہے، ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قرآن پڑھو تو رو، اور رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو اس لیے کہ قرآن حزن کے ساتھ نازل کیا گیا ہے۔ لہذا جب قرآن پڑھا جائے تو اس میں ڈوب کر اور اس کیفیت کے ساتھ پڑھا جائے کہ اللہ سامنے حاضر ہے، وہ اپنے بندے سے بات کررہا ہے، بتا رہا ہے کہ کیا کرو اور کیا نہ کرو، کیا پیش آنے والا ہے اور کیا کچھ مل سکتا ہے گویا بندے کا دل و دماغ سب تلاوت کے اس کام میں شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اور بالخصوص اس ماہ مبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے قرآن سے خاص تعلق قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین